سوال ٦: آپ اس سبق میں سے مرکّبِ تام اور مرکّبِ ناقص کی تین تین مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔

سوال ٧: درج ذیل پیرا، احساس، جذبے، تاثر اور زیرو بم کا خیال رکھتے ہوئے بلند آواز سے پڑھیں:

’’رُوپا کو اپنی خود غرضی اور بے انصافی آج تک کبھی اتنی صفائی سے نظر نہ آئی تھی۔ ہائے! میں کتنی بے رحم ہوں۔ جس کی جائداد سے مجھے دو سو روپے سال کی آمدنی ہو رہی ہے، اس کی یہ دُرگت، اور میرے کارن، آج سیکڑوں آدمیوں نے کھانا کھایا، میں ان کے اشارے کی غلام بنی ہوئی تھی، اپنے نام کے لیے، اپنی بڑائی کے لیے سیکڑوں روپے خرچ کر دیے، لیکن جس کی بہ دولت ہزاروں روپے کھائے، اسے اس تقریب کے دن بھی پیٹ بھر کر کھانا نہ دے سکی، محض اس لیے نا کہ وہ بڑھیا ہے، بے کس ہے، بے زبان ہے۔‘‘

سرگرمیاں

(۱) عیدِ قرباں اور ہماری ذمے داریوں کے موضوع پر طلبہ کلاس میں تین سے چار منٹ کی تقریر کریں۔

(۲) طلبہ لاڈلی کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

❄ افسانہ جس کو Short Story بھی کہا جاتا ہے، اس سے مراد نثر میں ایک مختصر سادہ قصہ ہے جس میں زندگی کے ایک پہلو کو بے نقاب کیا گیا ہو۔ اردو میں مختصر افسانہ انگریزی زبان و ادب کے وسیلے سے آیا۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ کو افسانے کی ہیئت اور فنّی و فکری انداز کے بارے میں بتائیے۔

(۲) مذکورہ پیرا پڑھنے کے دوران طلبہ کی ضروری رہ نمائی کرتے رہیے۔

(۳) ناول اور افسانے میں فرق بتائیے۔

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

ولادت: ۱۹۱۷ء　　وفات: ۲۰۱۱ء

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ سندھ کے ایک گاؤں جعفر خان لغاری ضلع سانگھڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ ابھی چھے مہینے کے تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی تربیت والدہ اور چچا نے کی۔ انھوں نے ایم اے علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی اور ایجوکیشن میں کولمبیا یونی ورسٹی سے پی ایچ - ڈی کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے قیامِ پاکستان کے بعد علامہ آئی آئی قاضی کی سربراہی میں ’’یونی ورسٹی آف سندھ‘‘ کی ترقی اور تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے ’’اردو سندھی لغت، اور سندھی اردو لغت‘‘ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے ساتھ تیار کی۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی پر تحقیقی مجلّے، سندھی موسیقی، سندھی ادب کی تاریخ اور لوک ادب پر کتابیں لکھی ہیں۔ وہ نہ صرف سُندھی بلکہ انگریزی عربی، فارسی، سرائیکی اور اُردو کے بھی ماہر تھے۔ سندھ کے اس عظیم فرزند کو، ان کی وصیت کے مطابق یونی ورسٹی آف سندھ میں علامہ آئی۔ آئی۔ قاضی کی قبر کے برابر دفن کیا گیا۔ موجودہ کہانی ’’سیانا بادشاہ‘‘ آپ کی تحریر کردہ کتاب لوک کہانیاں سے لی گئی ہے۔

سیانا بادشاہ

حاصلاتِ تعلّم: یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) ماورائی کرداروں کے بارے میں جان سکیں۔ (۲) لوک کہانی سے محظوظ ہو سکیں۔ (۳) لفظی اشاروں اور تصویروں کی مدد سے کہانی لکھ سکیں۔

ایک شخص تھا جس کے پاس بے شمار دھن دولت تھی۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ ایک بار وہ سخت بیمار ہوا۔ بہت علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ جب بچنا محال دیکھا تو سوچا کہ میری جو بھی ملکیت ہے وہ ابھی اپنے لڑکوں میں تقسیم کر دوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے مرنے کے بعد آپس میں لڑ کر جدا ہو جائیں۔ یہ سوچ کر اس نے چار دیگیں منگوائیں اور اپنی ملکیت کے حصے کیے۔ کچھ ایک میں، کچھ دوسری میں، اسی طرح چاروں دیگوں میں کچھ نہ کچھ ڈال کر چاروں دیگیں جدا جدا، اپنی کھاٹ کے چاروں پایوں تلے گاڑ دیں۔

جب سکرات کا وقت آیا تو چاروں بیٹوں کو بلا کر کہا:

”بیٹا! دَھن دولت ایسی شے ہے، جس کی وجہ سے ہمیشہ خُون خَرابہ ہوتا ہے۔ میں نے اپنی ساری ملکیت چار حصوں میں تقسیم کر دی ہے اور چاروں حصے الگ الگ اپنی چار پائی کے چار پایوں کے نیچے دفن کر دیے ہیں۔ میرے لیے تم چاروں ہی آنکھوں کے تارے ہو۔ اپنی

ملکیت کا کوئی بھی حصہ میں نے چھوٹا بڑا نہیں کیا ہے۔ اس لیے تم میں سے ہر ایک، میرے رُو بہ رُو اپنا اپنا پایا مقرر کر لو اور میرے مرنے کے بعد ان کے نیچے جو بھی گڑا ہوا ہو سو کھود کر نکال لینا۔“

لڑکوں نے باپ کی یہ بات منظور کر لی۔ پھر قُرعہ اندازی کر کے ہر ایک نے اپنا اپنا پایا مقرر کر لیا۔

جب ساہوکار مر گیا تو چاروں بھائیوں نے کھاٹ کے اپنے اپنے پائے تلے سے زمین کھودی، دھن کی دیگ باہر نکالی۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک دیگ میں ہیرے جواہرات رکھے ہیں، دوسری سونے سے بھری ہے اور تیسری چوتھی میں کچھ بھی نہیں! ایک میں صرف مُٹھی بھر مٹّی پڑی ہے اور دوسری میں دو چار سوکھی ہڈیاں ہیں۔ جن لڑکوں کو ہیرے جواہرات اور سونے کی دیگیں ملیں، وہ تو بڑے خوش ہوئے۔ باقی دو لڑکوں کو جو مٹّی اور ہڈیوں کی دیگیں ملیں وہ سخت ناراض ہوئے اور بھائیوں سے کہا: ”اس مٹّی اور ہڈیوں کا ہم کیا کریں گے؟ ہم اصل ملکیت سے ضرور حصّہ لیں گے۔“

اس پر پہلے دو بھائیوں نے کہا:

”بابا اپنے ہاتھوں سے ملکیت تقسیم کر گئے ہیں اور تم نے خود وہ ملکیت قبول کی تھی اور اپنی خوشی سے اپنے پائے مقرر کیے تھے۔ اب کیا ہوگا؟“

آخر اُن کی تکرار بڑھنے لگی اور بات چار معتبر لوگوں تک پہنچی۔ لیکن وہ بھی کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکے اور بولے: ”اس میں کوئی راز ہے، لہٰذا کسی دانا شخص سے انصاف کراؤ۔“ سبھی بھائی اس پر راضی ہو گئے اور کسی دانا شخص کو تلاش کرنے لگے۔ لیکن ایسا کوئی دانا شخص نہ ملا جو فیصلہ کر سکتا۔ تب وہ چاروں ساتھ ساتھ ملک کے بادشاہ کے

پاس انصاف کے لیے گئے۔

بادشاہ ان کی بات سُن کر پہلے تو سوچ میں پڑ گیا، لیکن پھر بھید کی گُتھی سُلجھاتے ہوئے بولا:

"تمھارے باپ نے بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے۔ ہیرے جواہر والا ہیرے جواہر لے لے اور سونے والا سونا لے لے، جسے مٹی کی دیگ ملی ہے، وہ باپ کی زمین سنبھالے اور جسے ہڈیاں ہاتھ آئی ہیں، وہ چوپائے مال کا مالک ہے۔"

بادشاہ کا یہ فیصلہ سن کر چاروں بھائی بہت خوش ہوئے اور اُس کی شکر گزاری کی۔ چاروں بھائی بادشاہ کی دانش اور دانائی کی تعریف کرنے لگے اور دعائیں دیتے اپنے گھر آ پہنچے اور آپس میں پیار محبت سے رہنے لگے۔

(ماخوذ از: لوک کہانیاں: حصّہ اوّل مترجم: ڈاکٹر سعدیہ نسیم آرا سرتاج)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ساہوکار نے اپنے بیٹوں میں ملکیت کس طرح تقسیم کی؟

(ب) ساہوکار کے دو بیٹے کس بات پر سخت ناراض ہوئے؟

(ج) چاروں بھائی فیصلے کے لیے کس کے پاس گئے؟

(د) بادشاہ نے کیا فیصلہ کیا؟

(ہ) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سوال ۲: درج ذیل خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) ایک ساہوکار کے .... بیٹے تھے۔

(۱) تین (۲) چار (۳) پانچ (۴) چھ

(ب) چار دیگیں .... پایوں کے نیچے دفن ہیں۔

(۱) کھاٹ کے (۲) چارپائی کے (۳) کرسی کے (۴) میز کے

(ج) ہر ایک .... نے کر کے اپنا اپنا پایا مقرر کر لیا۔

(۱) اتحاد (۲) جھگڑا (۳) قرعہ اندازی (۴) یکجہتی

(د) ایک میں صرف مُٹھی بھر .... پڑی ہے۔

(۱) ریت (۲) دال (۳) مٹی (۴) گندم

سوال ۳: ذیل کے کالم "الف" کو کالم "ب" سے ملائیے:

	کالم "الف"	کالم "ب"
۱)	ساہوکار نے اپنی ملکیت	سونے سے بھری ہے۔
۲)	دوسری دیگ	باپ کی زمین سنبھالے۔
۳)	جسے مٹی کی دیگ ملی وہ	پیار محبت سے رہنے لگے۔
۴)	چاروں بھائی آپس میں	چوپائے مال کا مالک ہے۔
۵)	جسے ہڈیاں ملیں وہ	بیٹوں میں تقسیم کر دی۔

سوال ۴: دیے ہوئے لفظی اشاروں کی مدد سے واقعہ مکمل کیجیے:

سبکتگین، غلام، شکار، ہرن کا بچہ، پیچھے دیکھنا، ہرنی، رحم، چھوڑنا، خواب، بزرگ، سلطنت، موت، انتخاب، تخت

سوال۵: درج ذیل درست بیانات کے آگے(✓) کا نشان لگائیے:

۱) ساہوکار نے سکرات کے عالم میں بیٹوں کو بلایا۔ (   )

۲) ساہوکار نے ساری ملکیت دو دیگوں میں ڈالی۔ (   )

۳) چاروں بیٹوں میں ملکیت برابر تقسیم ہوئی۔ (   )

۴) بادشاہ نادان تھا۔ (   )

۵) بات چار معتبر لوگوں تک پہنچی۔ (   )

سرگرمیاں

(۱) طلبہ کسی بھی اخبار یا رسالے سے لوک کہانی لے کر اپنی ڈائری میں چسپاں کریں۔

(۲) مختلف رسالوں سے تصاویر وغیرہ کی مدد سے کہانی لکھیں۔

❁ لوک کہانیاں نظم میں بھی ہوتی ہیں اور نثر میں بھی، لوک کہانیاں عوام کے خیالات کی ترجمان ہوتی ہیں، تحریری شکل کی بجائے سینہ در سینہ دوسری نسل تک پہنچتی ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) کہانی لکھنے اور کہانی سنانے میں بچوں کی مدد کیجیے۔

(۲) لوک کہانی ڈرامائی انداز میں بچوں کو سنائیے۔

میرزا ادیب

ولادت:۱۹۱۶ء   وفات:۱۹۹۹ء

میرزا ادیب کا نام میرزا دلاور حسین علی، قلمی نام میرزا ادیب ہے۔ والد کا نام میرزا بشیر علی تھا۔ اسلامیہ کالج لاہور سے آپ نے بی۔ اے- آنرز کا امتحان پاس کیا۔ طالب علمی کے زمانے ہی سے آپ کو لکھنے لکھانے کا شوق تھا۔ اس لیے مختلف رسائل میں مضامین لکھے۔ رسالہ ''ساقی'' میں افسانہ نگاری شروع کی۔ مشہور رسالے ''ادبی دنیا'' میں بھی آپ کے مضامین اور افسانے شایع ہوئے۔ آپ رسالہ ''ادبِ لطیف'' کے مدیر بھی رہے۔ اس دوران آپ ریڈیو کے لیے اسکرپٹ بھی لکھنے لگے۔ ایک ایکٹ کے ڈرامے لکھنے میں انھیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ آپ کی شہرت کی ایک وجہ آپ کی کتاب ''صحرانوَرد کے خطوط'' بھی ہے۔

''جنگل، کمبل، خاک نشیں، ناخن کا قرض، مٹّی کا دِیا، صحرا نوَرد کے رومان، آنسو اور ستارے، شیشہ میرے سنگ، فن کار، خوابوں کے مسافر، ستون، لہو اور قالین اور پسِ پردۂ فصیلِ شب، شیشے کی دیوار اور ماموں جان'' آپ کی مشہور تخلیقات ہیں۔